رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

دھرمسالہ سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۹ اگست شام کو بخار ہوگیا ۔ درجۂ حرارت ۹۹ سے کچھ زیادہ تھا ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔ دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقیم دھرمسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں ۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ سندھ تشریف لے گئے ہیں ۔

۲۲ اگست بابو برکت اللہ صاحب پوسٹل کلرک برادر مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم اے اور شیخ احسان علی صاحب مالک فیض عام میڈیکل ہال کے ہاں لڑکی اور ۲۳ اگست مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد کے ہاں لڑکا تولد ہوا ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قدرت کے پتھر کی آگ انسانی تضرعات کی ضرب کی محتاج ہے

"آخری زمانہ میں وہ چور جس کو دجال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ۔ ناخنوں تک زور لگائے گا ۔ کہ اسلام کی عمارت کو منہدم کر دے ۔ اور مسیح موعود بھی اسلام کی ہمدردی میں اپنے نعرے آسمان تک پہونچائے گا ۔ اور تمام فرشتے اس کے ساتھ ہو جائیں گے ۔ تا اس آخری جنگ میں اس کی فتح ہو ۔ وہ نہ تھکے گا ۔ اور نہ درماندہ ہوگا اور نہ سست ہوگا ۔ اور ناخنوں تک زور لگائے گا ۔ کہ تا اس چور کو پکڑے اور جب اس کی تضرعات انتہا تک پہنچ جائیں گی ۔ تب خدا اس کے دل کو دیکھے گا ۔ کہ کہاں تک وہ اسلام کے لئے پگھل گیا ۔ تب وہ کام جو زمین نہیں کر سکتی ۔ آسمان کرے گا ۔ اور وہ فتح جو انسانی ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی ۔ وہ فرشتوں کے ہاتھوں سے میسر آجائے گی ۔ اس مسیح کے آخری دنوں میں سخت بلائیں نازل ہوں گی ۔ اور سخت زلزلے آئیں گے ۔ اور تمام دنیا سے امن جاتا رہے گا ۔

یہ بلائیں صرف اس مسیح کی دعا سے نازل ہوں گی ۔ تب ان نشانوں کے بعد اس کی فتح ہوگی ۔ وہی فرشتے ہیں ۔ جو استعارہ کے لباس سے لکھا گیا ہے ۔ کہ مسیح موعود ان کے کاندھوں پر نزول کریگا آج کون خیال کر سکتا ہے ۔ کہ یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ پادریوں کے منصوبے ہیں ۔ انسانی کوششوں سے فرو ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ۔ بلکہ آسمان کا خدا خود اس فتنہ کو فرو کریگا ۔ وہ بجلی کی طرح گریگا ۔ اور طوفان کی طرح آئے گا ۔ اور ایک سخت آندھی کی طرح دنیا کو ہلا دیگا ۔ کیونکہ اس کے غضب کا وقت آگیا ۔ مگر وہ بے نیاز ہے ۔ قدرت کے پتھر کی آگ انسانی تضرعات کی ضرب کی محتاج ہے ۔ آہ کیا مشکل کام ہے ۔ آہ کیا مشکل کام ہے ہم نے ایک قربانی دینا ہے ۔ جب تک ہم وہ قربانی ادا نہ کریں ۔ کسر صلیب نہیں ہوگا ۔ ایسی قربانی کو جب تک کسی نبی نے ادا نہیں کیا

حکومتِ کشمیر نے کشمیر کے احمدیوں کا سالانہ مذہبی جلسہ روک دیا

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سرینگر کو پبلک لیکچر دینے کی ممانعت

سرینگر ۲۲ راگست۔ کشمیر کے احمدیوں کا سالانہ جلسہ ۲۲ و ۲۳ راگست کو ہاری گام میں منعقد ہونا قرار پایا تھا۔ لیکن آج ۴ بجے بعد دوپہر غلام نبی صاحب گلکار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرینگر کو زیر دفعہ ۱۴۴ یہ نوٹس دیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کو جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور یہ کہ گلکار صاحب پبلک میٹنگ یا اس کے انتظام میں حصّہ نہیں لے سکتے۔ اور نہ ہی پلوانا تحصیل میں دو ماہ تک کوئی پبلک لیکچر دے سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے سرینگر میں ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں اس حکم کے خلاف جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو مجروح کیا گیا تھا۔ اور جس سے اُسے مالی نقصان اور دیگر بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پروٹسٹ کیا گیا۔

یہ حکم سرینگر میں جو ہاری گام سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے دیا گیا۔ اور ان لوگوں کو جو اکٹھے ہو چکے تھے۔ اطلاع دینے کے لئے خاص انتظام کرنا پڑا۔ کیونکہ جلسہ منعقد کرنے کی اس وقت ممانعت کی گئی۔ جبکہ تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

حکومتِ کشمیر کے اس بے جا طریق عمل کے متعلق جو اس نے ایک مذہبی جلسہ کو روکنے کے متعلق اختیار کیا۔ ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ کیونکہ قانون کے اندر رہ کر اور دوسروں کی دل آزاری سے پرہیز کرتے ہوئے اپنے مذہبی عقائد پیش کرنا یا اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو وعظ کرنا قطعاً جرم نہیں۔ اور اسی غرض سے احمدی اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہے تھے۔

بہت زور کی بارش اور قادیان کے ارد گرد پانی

قادیان ۲۳ راگست۔ ۲۱ راگست عین اس وقت جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ منبر پر کھڑے خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ زور کی ہوا اور بادل آ گئے۔ اس پر حضور نے سائبان جو دھوپ کو روکنے کے لئے مسجد کے صحن میں ایستادہ تھے۔ اُتار لینے کا ارشاد فرمایا۔ اس سے تھوڑی ہی دیر بعد بوندا باندی شروع ہو گئی۔ اور جس قدر اصحاب مسقف حصہ مسجد میں سما سکے وہ اندر چلے گئے۔ اور باقی صحن میں بیٹھے رہے۔ خطبہ اور پھر نماز کے ختم ہونے تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ لیکن نماز کے بعد اچھی خاصی بارش ہوئی۔ اور پھر رات کو بہت زور کی بارش ہوئی۔ مگر تھوڑی دیر۔ ۲۲ راگست کو اڑھائی تین گھنٹے نہایت زور کی بارش ہوئی۔ جس سے قادیان کے ارد گرد اس کثرت سے پانی آیا کہ جتنا سالہا سال سے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ اور آج صبح تک پانی بڑھتا گیا۔ اس وقت جبکہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔ گو صبح کی نسبت کسی قدر پانی اتر گیا ہے۔ تاہم قادیان ایک جزیرہ بنا ہوا ہے۔ اور دُور دُور تک کھیتوں میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ قادیان آنے والے تمام رستے زیر آب ہیں۔

نئی آبادی کے بہت سے مکانات پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ بعض کچے اور کمزور مکانات کو نقصان پہونچا ہے۔ اور کئی مکان ابھی تک خطرہ میں ہیں۔ آج صبح ۹ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات کا ملاحظہ فرمایا۔ اور بعض مکانات جن کو نقصان پہونچا ہے۔ ان کو دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ ارد گرد کے دیہات میں سخت نقصان ہوا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صاحبزادی امتہ العزیز بیگم صاحبہ کی

امتحانِ ادیب میں کامیابی

امسال سیدہ امتہ العزیز بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ صاحبزادی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ادیب کے امتحان میں کامیاب ہوئیں۔ اور ۳۱۸ نمبر حاصل کئے۔ خدا تعالیٰ کامیابی مبارک کرے۔ (خاکسار عطاء الرحمٰن مولوی فاضل)

ریتی چھلہ کا مقدمہ

بٹالہ ۲۲ راگست۔ آج مقدمہ ریتی چھلہ کی تاریخ پیشی تھی۔ چونکہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ رخصت پر جانے والے تھے۔ اس لئے آج کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ اور آئندہ کے لئے عدالت نے مختار صدر انجمن احمدیہ کو ۹ ستمبر ۱۹۳۶ء بمقام ہرچووال حاضر ہونے کی اطلاع دی۔

کھاریاں میں احمدی مبلّغ

آجکل مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات میں مقیم ہیں۔ سید احمد علی صاحب مبلغ بھی اسی ضلع میں کام کر رہے ہیں۔ جو ایک ہفتہ تک کھاریاں پہونچ جائیں گے۔ اور اس علاقہ کا تبلیغی دورہ کرینگے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بورڈران تحریک جدید کے متعلق اعلان

جن بورڈران تحریک جدید کے ذمہ بقائے ہیں۔ میں ان کے والدین یا سرپرستوں کو مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے فیصلہ کی طرف توجہ دلا کر بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہر بورڈر کے حساب میں دو ماہ کا اندازاً خرچ پیشگی ہونا چاہیئے۔ جو کم از کم ۲۵ روپے ہے۔ اور اس کے علاوہ لڑکے کے وطن تک کا کرایہ اور بصورت نابالغ ایک اور نگران کا کرایہ آمد و رفت جو اسے حفاظت سے گھر پہنچا سکے۔ اس کے علاوہ تفصیلی رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

الغرض اس فیصلہ کی پابندی کی جائے۔ ہر ماہ جو خرچ والدین کو بھیجا جائے۔ اس میں جو خرچ لڑکے کا درج ہوگا۔ والدین یا سرپرستوں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اتنا خرچ ارسال کر دیا کریں۔ ورنہ لڑکا واپس کر دیا جائے گا۔ چونکہ آج کل رخصتیں ہیں اس لئے چاہیئے۔ کہ رخصتوں میں بقائے ادا کر دیئے جائیں۔ اور مندرجہ بالا خرچ بھی فوراً ارسال کر دیا جائے۔ جو احباب یہ نہ کر سکتے ہوں۔ وہ بے شک اپنے بچوں کو رخصتوں کے بعد نہ بھیجیں۔ جب تک کہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق روپیہ جمع نہ کرالیں۔

چونکہ مجلس مشاورت کے فیصلہ میں یہ بات بھی بالوضاحت درج ہے۔ کہ امیر یا پریذیڈنٹ بھی اس بارے میں کوشش کریں۔ اس لئے میں ان سے بھی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس میں مدد دیں۔ اور ایسے دوستوں کو اس فیصلہ سے متنبہ کر دیں۔ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان)

احباب جماعت سے درخواست دعا

جناب حافظ عبد المجید صاحب آف منصوری چند یوم سے کاربنکل نکل آنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے پُر زور درخواست ہے۔ کہ درد دل سے سلسلہ کے اس دیرینہ مخلص خادم کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ محمد اسحاق۔ پشاور چھاؤنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

مولانا ابوالکلام آزاد کا امیرِ ملّت بننے سے انکار

مسلمان جب ہر کام میں ناکامی و نامرادی دیکھتے ہیں۔ اپنے آپ کو ہر طرف سے مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا پاتے ہیں۔ اور منجدھار میں پھنسے ہوئے اپنا کوئی یار و مددگار نہیں دیکھتے۔ تو چاہتے ہیں۔ کہ کسی کو اپنا راہ نما بنالیں۔ اور اس کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں لیکن جب بھی وہ ادھر کا رُخ کرتے ہیں ایسی ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ گہرے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ آج تک مسلمان کتنے ہی لوگوں کو امیرِ ملت یا امیرِ شریعت بنا چکے ہیں۔ لیکن وہ نہ صرف ان کے کسی مرض کی دوا ثابت نہیں ہوئے بلکہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے۔ اور فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کا موجب بنتے رہے ہیں۔

حال میں ایک صاحب نے جن کا ذکر مسلمان اخبارات "مولانا عزیز ہندی" کے نام سے کرتے ہیں۔ بڑے طمطراق سے اعلان کر دیا۔ کہ "میں نے اپنی قوم کے لئے ایک امیر تلاش کر لیا ہے" اور لکھا "میری ملت کو معلوم ہے۔ کہ میں کامل چار ماہ سے بادشاہی مسجد میں اس غرض سے فروکش ہوں۔ کہ مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور ان کی تنظیم و تعمیر کے لئے انہیں امارتِ اسلامیہ کے قیام کی دعوت دوں۔ آج میں خوشی سے اس امر کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے اس مبارک مہم میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اور میں نے ایک ایسے شخص کو امارت کے منصبِ جلیلہ کے لئے دریافت کر لیا ہے جو خدا کے فضل سے اس قابل ہے کہ ہماری دُنیوی اور دینی راہ نمائی کر سکے۔ ساتھ ہی اس کی شخصیت میں یہ اثر موجود ہے کہ ملت کے طبقاتِ کثیر اس کے ہاتھ پر جمع ہو سکیں"۔

یہ اعلان قریباً تمام مسلمان اخبارات نے شائع کیا۔ اور کسی نے اس کے خلاف ایک لفظ بھی نہ لکھا۔ حتےٰ کہ کسی نے اتنا بھی نہ پوچھا۔ کہ امارت کے قابل شخص کہاں سے دریافت ہوا۔ ہندوستان کا تو کوئی شخص ایسا نہیں۔ جس سے مسلمان واقف نہ ہوں۔ پھر وہ آسمان سے اُترے گا یا زمین سے نکلیگا۔ بلکہ تمام سراپا انتظار بن کر دیکھنے لگے۔ کہ کونسا مردِ حبا ہد پیش کیا جاتا ہے۔ آخر جب ہندی صاحب نے مولانا ابوالکلام آزاد کا نام پیش کیا تو سب پر اوس پڑ گئی۔ اور خود مولانا موصوف نے بھی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اعلان فرما دیا۔ کہ:۔

"اس وقت لاہور کے اخبارات سے معلوم ہوا۔ کہ بعض حضرات نے ایک جلسہ منعقد کر کے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ کوئی امیر منتخب کرنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ازراہِ عنایت میرا نام پیش کیا ہے۔ میں ان صاحبوں کا شکر گزار ہوں۔ لیکن انہیں بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس طرح یہ مسائل حل نہیں کئے جا سکتے۔ البتہ ایک بات ضرور کی جا سکتی ہے۔ یعنی ان کی ہنسی اڑائی جا سکتی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ ان حضرات کو اس کا خواہشمند نہیں ہونا چاہیئے۔

ان میں سے ایک صاحب نے یعنی عزیز صاحب نے مجھے ایک خط لکھ کر اپنے اس خیال سے مطلع کیا تھا۔ لیکن میں نے انہیں لکھ دیا تھا۔ کہ یہ خیال اپنے دماغ سے نکال دیں۔ ان معاملات کو اس طریقہ پر طے کرنے کی کوشش کرنا عقل و دانش سے بعید ہے۔ افسوس ہے کہ انہوں نے میری نصیحت پر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ اور جلسہ منعقد کر کے اس خیال کا اعلان کر دیا۔

ان صاحبوں کو شائد معلوم نہیں۔ کہ میں اب سے پندرہ برس پہلے نہ صرف اس معاملہ پر غور و فکر کر چکا ہوں۔ بلکہ بطور ایک ابتدائی تجربے کے ایک صوبہ میں اسے قائم بھی کر چکا ہوں۔ بالآخر **۱۹۲۳ء میں مجھے یہی رائے قائم کرنی پڑی۔ کہ بحالتِ موجودہ اس طرح کے کسی نظام کی مزید سعی کچھ سود مند نہ ہو گی۔** اور سر دست جو چیز مفید کل ہو سکتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ کسی مرکزی انجمن کے ذریعہ زکوٰۃ و اموال کے جمع و انفاق کا اسلامی نظام قائم کیا جائے اور اس طرح مسلمانانِ ہند کا جماعتی تشتت دُور ہو۔

بہر حال اگر کسی وجہ سے یہ حضرات میری رائے سے متفق ہونا پسند نہیں کرتے۔ تو انہیں اختیار ہے۔ اپنی سمجھ کے مطابق جو کچھ مناسب سمجھیں کریں۔ لیکن اس صورت میں ایک بات انہیں اور لوگوں کو یاد رکھنی چاہیئے۔ یعنی اس سلسلہ میں میرا نام ہرگز نہ لیا جائے۔ نہ کوئی صاحب اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں۔ کہ کسی مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کے بعد میں اسے منظور کرنے کے لئے طیار ہو جاؤں گا"۔

اس اعلان میں مولانا موصوف نے جہاں اس حقیقت کو بے نقاب کیا۔ کہ اس طرح امیر تجویز کر کے دینی اور دُنیوی مسائل حل نہیں کئے جا سکتے۔ بلکہ جن کو امیر بنایا جائے۔ ان کی ہنسی اڑائی جا سکتی ہے۔ وہاں یہ بھی بالکل درست فرمایا۔ کہ ان معاملات کو اس طریقہ پر طے کرنے کی کوشش کرنا عقل و دانش سے بعید ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے سابقہ تجربہ کا نچوڑ ان الفاظ میں پیش کر دیا۔ کہ بحالتِ موجودہ اس طرح کے کسی نظام کی مزید سعی کچھ سود مند نہ ہو گی۔

مسلمانوں میں اگر غور و فکر کا کچھ بھی مادہ ہو۔ تو وہ اس سے بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ اور انہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کی نظر میں اس وقت جو انسان سب سے بہتر۔ اور ان کی دینی و دُنیوی رہنمائی کرنے کا سب سے زیادہ اہل تھا۔ وہ انہیں بتا رہا ہے۔ کہ ان کا کسی کو اپنے طور پر اپنا راہ نما تجویز کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا اور ایسا کرنا عقل و دانش کے خلاف ہے فائدہ نہ دے سکنے کے متعلق مولانا ابوالکلام نے اپنا سابقہ تجربہ پیش کر دیا ہے۔ اور اس کوشش کے عقل و دانش کے خلاف ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ جو لوگ خود گم کردہ راہ ہوں۔ ان کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ منزلِ مقصود تک پہونچنے کے لئے آپ ہی اپنا راہ نما منتخب کر سکیں۔ اور وہ راہ نما ان کے کام بھی آ سکے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ایسا راہ نما خدا تعالےٰ ہی تجویز کر سکتا ہے۔ اور وہی صحیح راہ نمائی کر سکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہو۔ اور اس دعوےٰ کے ساتھ اس زمانہ میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر صحیح راستہ پر گامزن ہوں۔ اور جبکہ ایک طرف تو وہ بڑی شدت کے ساتھ ایک راہ نما کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف خود راہ نما تجویز کرنے میں پے در پے ناکامی کا مُونہہ دیکھ رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ حقیقی راہ نما کو قبول کرنے میں پس و پیش کریں۔

ذکر و فکر

اُردو زبان کو ترقی دینا ہمارا بھی کام ہے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

آج ہی کے الفضل میں اردو زبان کے متعلق ایک اپیل میں نے پڑھی ہے۔ جس میں انجمن اردو پنجاب کی امداد کی ضرورت پبلک پر واضح کی گئی ہے اس بارہ میں ہمارا نقطۂ نظر دوسرے لوگوں سے بھی زیادہ اونچا ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے ذمہ اردو کی ترقی کی ذمہ واری بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ ہے۔ کیونکہ ہمارا مذہبی لٹریچر جس کو ہم دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ وہ قریباً سب کا سب اردو زبان میں ہی ہے۔ اس لئے اس زبان کی حفاظت ہم پر اسی طرح فرض ہے۔ جس طرح عربی کی بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ عربی مستقل طور پر اد اعلےٰ زبانوں کے ساتھ دنیا میں اپنے پیر اچھی طرح جما چکی ہے لیکن اردو نے اپنا اعلےٰ اور مستقل علمی پایہ ابھی حاصل نہیں کیا۔ بلکہ ایک طرح جواتی اور نوعمر لڑکے کی طرح پختگی کی محتاج ہے۔ لیکن ہم کو یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہی اردو آیندہ دنیا میں مستند سمجھی جائے گی۔ جو پنجاب سے نکلیگی اور اسی داغ بیل پر یہ زبان ترقی کرے گی جس داغ بیل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ڈالا ہے ؛

جو لوگ اس زبان کے دشمن ہیں وہ ہرگز اس کے کسی نقص کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض مذہبی تعصب کی وجہ سے اس کے دشمن ہیں صرف اس لئے کہ مسلمانوں نے اسے ترقی دی ہے۔ اور جس زبان کو وہ لوگ ترقی دینا چاہتے ہیں۔ وہ اردو کے مقابلہ میں نہایت ادنےٰ اور حقیر زبان ہے۔ جس میں انسان کا پورا مافی الضمیر ادا کرنے کی بھی قابلیت نہیں ہے جب تک اس میں ہزارہا نئے الفاظ مصنوعی طور پر نہ ٹھونسے جائیں۔ نہ اس کا رسم الخط ایسا وسیع ہے۔ جس کی وجہ سے لغت اور معانی کی وسعت حاصل ہوسکے۔ اور اس کی بندشوں اور تلفظ کا ثقل اتنا مکروہ ہے جو ایک لطیف مزاج انسان کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ مگر اللہ رے تعصب کہ ایک حسین جمیل چیز کو پھینک کر مقابلۃً ایک بدشکل مکروہ سیرت چیز کی حمایت کرتا ہے ؛

پھر یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ اردو ہندوستان کی سب قوموں کی زبانوں کا مجموعہ اور عطر ہے۔ اسے ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے مل کر بنایا ہے۔ وہ کسی ایک قوم کی ملکیت نہیں ہے۔ اور اس میں اتنا علم اور اتنی شاعری موجود ہے اور اتنی تازگی اور شگفتگی اس میں پائی جاتی ہے کہ اسے چھوڑ کر ایک بوسیدہ ژولیدہ تنگ ظرف اور تنگ خیال زبان کو اختیار کرنا لغویت کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو واضح ہونا چاہیئے کہ زبانیں الہٰی تصرف اور خدا تعالےٰ کے منشا سے پیدا ہوتی اور ترقی کرتی ہیں اور جس طرح قومیں پیدا ہوتی ترقی کرتی اور مرتی ہیں۔ اسی طرح زبانوں کا بھی حال ہے۔ کسی مصنوعی اور غیر نیچرل کوشش سے چند روز کوئی زبان ڈنکا بجائے تو بجائے۔ مگر آخر چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ دیکھو تمام یورپ کے بڑے بڑے ماہرین زبان نے مل کر ایک زبان اسپرنٹو بنائی اور اس کی ترقی کے لئے ان متعصب ہندو نیتاؤں سے بہت زیادہ کوشش ان لوگوں نے علم دولت پریس اور لیکچروں سے کی۔ یہاں تک کہ یہ شبہ ہونے لگا۔ کہ چند سال میں یہی ایک بین الاقوامی زبان ہو جائے گی۔ مگر چونکہ اس میں خدا کی طرف سے جان نہیں پڑی تھی۔ اس لئے مصنوعی پھول پتوں سے زیادہ اس کی چمک دمک قائم نہ رہ سکی۔ اور اب آپ ڈھونڈیئے کہ وہ اسپرنٹو کہاں ہے۔ اور کدھر غائب ہو گئی۔ یہی حال اس ہندی کا سمجھو۔ جس کا مرکزی حصہ سنسکرت پر مبنی ہوگا۔ کیا جو خود مردہ ہو وہ کسی دوسرے کے جسم میں جان ڈال سکتا ہے ؟

بہر حال ایسے عاقبت نااندیشوں کی مخالفت تمام عقلمند اہل ملک کو کرنی چاہیئے اور ہر ممکن طریق سے انجمن اردو کی امداد کرنی چاہیئے۔ میرے پاس ایک دفعہ ریل کے سفر میں ایک معزز تعلیم یافتہ سکھ صاحب بیٹھے تھے۔ ایک روزانہ اردو اخبار پڑھ کر میں نے ان سردار صاحب کی طرف کھسکایا تو انہوں نے ہاتھ جوڑ کر فرمایا۔ جناب عالی میں نے سوائے گورمکھی اور انگریزی زبان کے اور کسی زبان کے نہ پڑھنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے اردو اخبار پڑھنے سے مجھے معاف فرمائیں۔ اللہ رے تعصب۔ گورمکھی صرف پنجابی زبان ہے۔ جس کو ہندی حروف میں لکھا جاتا ہے۔ مگر دیکھو ایک تعلیم یافتہ سکھ کو تو اپنی ناقص زبان کے متعلق اتنا خیال مگر ہماری یہ حالت کہ اردو الفاظ اور محاورے موجود ہیں۔ اور ہم پھر بھی ناگوار ہندی محاورے اور ثقیل الفاظ زبردستی ٹھونس ٹھونس کر اس میں بھر رہے ہیں۔ مثلاً ایک اردو اخبار میں ایسی عبارت کس قدر افسوسناک ہے۔

”شکروار ۱۴ بھاگن اجودھیا میں ایک دیوی نے دو بالک جنے۔ جن میں ایک کا سیس ناگ کی طرح تھا۔ اور دوسرے کا مونہہ ہنومان کی طرح“۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اردو اخبار نویس نقال بھی ہیں اور سست بھی۔ جو خبر کسی ہندو اخبار میں دیکھی۔ اسے انہی الفاظ میں نقل کر لیا۔ اور سستی اتنی کہ اگر نقل بھی کیا تھا۔ تو اسے حسب ذیل صاف اردو میں ہی لکھ دیتے ”جمعہ ۸ اگست۔ فیض آباد میں ایک عورت کے ہاں دو بچے پیدا ہوئے۔ جن میں ایک کا سر سانپ کی طرح تھا اور دوسرے کا مونہہ بندر کی طرح“

غرض خود اپنے ہی بعض اخبار نویس آجکل اردو کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف بعض ایسے بھی ہیں۔ جو بے ضرورت غیر مانوس عربی اور فارسی الفاظ کی اتنی بھرتی کرتے ہیں کہ وہ عبارت اردو کی عبارت معلوم نہیں ہوتی نہ عام لوگوں کی سمجھ میں آتی ہے۔ اور خواہ مخواہ لوگوں کو اردو سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً :-

”ایہا الناظرین! اس ہیچمیرز کا نظریہ اس عقدۂ لاینحل کے متعلق یہ ہے کہ جب تک برادرانِ ملت اپنا سطحِ نظر زیادہ بلند و بالا نہ کریں۔ اور عروجِ ارتقا کے لازمی سبیل پر بپائے استقلال کے ساتھ گامزن نہ ہوں۔ اور عزم صمیم کر کے ایک فقید المثال اولوالعزمی سے انفرادی مصلحت کو پس پشت ڈال کر ملی نظم و انضباط کو اپنے پنجۂ فولاد میں نہ پکڑیں۔ تب تک عہد حاضر میں کسی بے سہیم و بے مثیل فلاح و کامیابی کا حصول یا الحاد کو کفر کی ظلمتوں کو پاش پاش کر کے آفتابِ صداقت کی ضیا پاشیوں اور ماہتابِ ہدایت کی جلوہ باریوں سے ملک کو بہرہ اندوز کرنا حتیٰ بلیج الجمل فی سم الخیاط کے مساوی ہوگا“ ؛

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مولوی زبان اردو کا جنازہ پڑھ رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ زبان کا اصل مقصد تو یہ ہے۔ کہ آدمی اپنے دل کا مطلب دوسرے پر پوری طرح واضح کرسکے۔ یہ بات مقفیٰ مسجع اور مشکل اور دقیق الفاظ اور بندشوں سے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اور ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی خصوصیت ہے کہ آپ کی عبارت میں ایک سادگی تسلسل اور روانی ہوتی ہے۔ اور الفاظ ان کے جذبات کو متاثر کرتے اور دلوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ اور عموماً دماغ پر سوچنے اور بوجھنے کا بالکل بوجھ نہیں پڑتا۔ یہ بات ہمیشہ سادہ الفاظ اور آسان بندشوں سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اور ہمیشہ اعلےٰ زبان وہ ہوتی ہے۔ جس میں مطلب اور مفہوم مقدم ہو۔ اور الفاظ بطور خادم کے استعمال کئے جائیں۔ نہ یہ کہ الفاظ کو اصل قرار دیا جائے۔ اور مطلب خواہ کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے ؛

ذرا سوچ کر تو دیکھیں اگر ہندی غالب آگئی۔ تو مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا یہ حملہ ملکانہ کے ارتداد کے حملہ سے کچھ کم نہیں ہوگا۔ گو اتنا فوری اثر نہ رکھتا ہو۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ نہ سہی۔ مگر آنے والی نسلیں خدانخواستہ ضرور ہندو ہو جائیں گی ؛

برخلاف اس کے اگر اردو غالب آجائے۔ تو ہندو مذہب اور ہندو تہذیب کو کوئی ضرر نہیں پہونچ سکتا۔ کیونکہ ان کے مذہبی لٹریچر کا اکثر حصہ بلکہ قریباً سب کا سب۔ اردو میں بھی موجود ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا مذہبی لٹریچر ہندی اور بھاشا میں قریباً معدوم ہے ؛

(باقی پھر)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ قرآنی دلیل ہرگز ٹوٹ نہیں سکتی؟

یہود کی دو صفتیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ کہ وہ بعینہٖ یہود کے مشابہ ہو جائے گی۔ یہود کی طرف انبیاء مبعوث کئے گئے۔ مگر انہوں نے ان کی تکذیب کی۔ اسی طرح مسلمان بھی کریں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ یہود کے متعلق فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ۔ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۝ البتہ ہم نے موسےٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی۔ اور ان کے بعد ہم نے پے در پے رسول بھیجے اور آخر میں عیسےٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشانات دے کر مبعوث کیا۔ ہم نے اس کی رُوح القدس کے ساتھ مدد کی۔

اس کے بعد یہود کو خطاب کرتا ہوا فرماتا ہے۔ جب کبھی بھی رسول تمہارے پاس ایسی تعلیم لائے۔ جسے تمہارے جی نہیں چاہتے تھے۔ تو تم نے تکبر کیا۔ ایک فریق نے تم میں سے اس کی تکذیب کی اور ایک نے اس کے قتل کے منصوبے باندھے۔ پھر اسی رکوع میں یہود کی ایک اور علم عدولی اور نافرمانی کا ذکر فرماتا ہے۔ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

یعنی جب کبھی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا جو ان کے پاس تھی۔ آیا۔ تو ایک فریق نے ان میں سے اللہ کی کتاب کو پشت کے پیچھے پھینک دیا۔ گویا وہ اس تعلیم کو جانتے ہی نہیں۔

مسلمانوں کی یہود سے مشابہت

بعینہٖ یہی حالت آج کل مسلمانوں کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو الٰہی نشانات اور معجزات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے ان کی تکذیب کی۔ انہیں طرح طرح سے دکھ دیئے۔ جہاں آپ کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ وہاں قرآنی معیاروں کو جو مدعی نبوت کی صداقت کے لئے اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ کر دیا۔ اور ان کی ذرہ بھر بھی پروا نہ کی۔ جیسے یہود نے توراۃ میں بیان کردہ مدعی نبوت کی صداقت کے اس معیار کی کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا۔ پروا نہ کی۔ اور ناحق حضرت مسیح علیہ السلام کے درپے آزار ہو گئے

مولوی ثناء اللہ کی تصدیق

مسلمانوں کی یہود سے مماثلت اس درجہ ثابت شدہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی لکھنا پڑا کہ:-

"نام کے بنی اسرائیل تو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ اور صفحۂ دنیا سے نام غلط کی طرح مٹ گئے۔ مگر کام کے بنی اسرائیل اب بھی موجود و ترقی پذیر ہیں۔ ہم نے سجادہ نشینی کا فخر حاصل کیا۔ اور عنان اسرائیلی ہاتھ میں لے لی۔ اور اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا دیا۔ صادق اور مصدوق فداہ ابی وامی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ہماری اس شہسواری اور گوئے سبقت کی پیش بینی کی ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ یقیناً میری امت سے بھی لوگ ہو بہو بنی اسرائیل کی طرح افعالِ بد میں منہمک ہونگے۔ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا۔ تو میری امت میں سے بھی ماں سے زنا کرنے والے افراد موجود ہونگے۔ واقعہ یہ ہے کہ آج ہم مدعی اہل حدیث بھی حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل کی طرح ہر معاملہ میں مصلحت اور دوراندیشی ضرورت وقتی و پالیسی، زر پرستی، کاسہ لیسی، خوشامد و چاپلوسی وغیرہ کو معبود برحق سمجھ کر اسی کی پوجا کرنے لگے ہیں۔" (اہلحدیث ۵ ستمبر ۱۹۳۴ء)

ان حالات میں مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس قدر مخالفت کی گئی۔ اور کی جا رہی ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم حق کے متلاشی اور خوف خدا رکھنے والے احباب کے غور و فکر کے لئے بتایا جاتا ہے کہ منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح دیدہ دانستہ غلط راستہ اختیار کر رکھا ہے۔

مامور من اللہ کی صداقت کی دلیل

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ:- وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۔ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ (سورہ الحاقہ ع ۲) کہ اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلاں بات خدا نے میرے پر وحی کی ہے حالانکہ وہ کلام اس کا ہوتا۔ نہ کہ خدا کا۔ تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ اور پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور کوئی تم میں سے اس کو بچا نہ سکتا۔ یعنی اگر وہ ہم پر افترا کرتا۔ تو اس کی سزا موت تھی۔ کیونکہ وہ اس صورت میں اپنے جھوٹے دعوے سے افترا اور کفر کی طرف بلا کر ضلالت کی موت سے لوگوں کو ہلاک کرنا چاہتا۔ ایسی صورت میں اس کا مرنا بہتر تھا۔ کہ تمام دنیا اس کی غلط اور بناوٹی تعلیم سے ہلاک ہوتی۔ پس قدیم سے ہماری یہ سنت ہے۔ کہ ہم اس کو ہلاک کر دیتے ہیں جو دنیا کے لئے ہلاکت کی راہیں پیش کرتا ہے اور جھوٹی تعلیم اور جھوٹے عقائد پیش کر کے لوگوں کی موت چاہتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ امی وابی) کی صداقت کے ثبوت میں منکرین کے سامنے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ اگر یہ شخص اپنے دعوے میں (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ تو ہماری ابتدا سے یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ ہم ایسے شخص کو زندہ نہیں رہنے دیتے۔ بلکہ ہلاک کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ تمہارے سامنے زندہ موجود ہے اور روز بروز کامیابی حاصل کرتا جا رہا ہے تم میں سے لوگ نکل نکل کر اس کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ پھر تمہیں اس کی صداقت میں کیا شبہ ہے۔ اب اسی دلیل کو موجودہ زمانہ کے مصلح اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں کیا جائے۔ تو آپ کی صداقت بھی بعینہٖ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

مدعی کا تیئیس برس زندہ رہنا اس کی صداقت کی دلیل ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دعویٰ الہام کے بعد تا وفات تیئیس برس زندہ رہے گویا تیئیس برس زندہ رہنا ایک مدعی نبوت کی صداقت کے لئے دلیل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دعوے کے بعد ½ ۳۵ سال عمر پائی۔ اس لئے آپ کی صداقت میں بھی کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ مگر بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عناد اور دشمنی کے باعث کہہ دیتے ہیں۔ کہ کئی مدعی کاذب بھی اتنی عمر زندہ رہے۔ اور اپنے مشن کو چلاتے رہے ہیں۔ لیکن یہ ان کی نہایت ہی قابل مذمت دیدہ دلیری ہے کیونکہ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بھی حرف آتا ہے اور خدا تعالےٰ کے کلام کی بھی تکذیب ہوتی ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے کہا۔ کہ تیئیس برس مدعی نبوت کا زندہ رہنا اس کی صداقت کی دلیل نہیں۔ ایسے کئی جھوٹے مدعی ہوئے ہیں جنہوں نے اس سے زیادہ عمر پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہم یقیناً جانتے ہیں۔ کہ قرآنی دلیل کبھی ٹوٹ نہیں سکتی۔ یہ خدا کی پیش کردہ دلیل ہے نہ کسی انسان کی۔ کئی کم بخت بدقسمت دنیا میں آئے اور انہوں نے قرآن کی اس دلیل کو توڑنا چاہا۔ مگر آخر آپ ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مگر یہ دلیل ٹوٹ نہ سکی۔ . . . . ہزارہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ اسی دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے۔ اور کسی عیسائی یا یہودی کو طاقت نہ ہوئی۔ کہ کسی ایسے شخص کا نشان دے۔ جس نے افتراء کے طور پر مامور من اللہ ہونے کا دعوے کر کے زندگی کے تئیس برس پورے کئے ہوں" (تحفہ گولڑویہ صث)

پانچ صد روپیہ انعام

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دعوے کے خلاف کوئی مثال پیش کرنے والے کے لئے پانچ صد روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا۔ چنانچہ اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں چاہتا ہوں۔ کہ آیت لو تقوّل کے متعلق بھی حجت پوری ہو جائے اسی جہت سے میں نے اس اشتہار کو پانسو روپیہ کے انعام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اور اگر تسلی نہ ہو۔ تو میں یہ روپیہ کسی سرکاری بنک میں جمع کرا سکتا ہوں . . . . یعنی اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوے کر کے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر ۲۳ برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ زندہ رہا ہے۔ تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے کہ مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیدے۔ پانسو روپیہ نقد دیدونگا" (صث۱)

اس انعامی چیلنج کے بعد آج تک کسی نے کوئی بھی مثال ایسی پیش نہیں کی۔ کہ جس نے جھوٹا دعوے مامور من اللہ ہونے کا کیا ہو اور ۲۳ برس برابر اس دعوے پر قائم رہ کر زندہ رہا ہو۔ اب غور فرمایئے۔ جب یہ بات پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی۔ کہ مامور من اللہ کی صداقت کے لئے ۲۳ برس اپنے دعوٰی کے بعد زندہ رہنا کافی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساڑھے پینتیس سال دعوٰی وحی والہام کے بعد زندہ رہے۔ تو کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ مسلمان جو قرآن مجید کو الٰہی کتاب مانتے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے مدعی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ اس قرآنی دلیل کے مطابق آپ کی صداقت میں ایک ذرہ بھر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آیت لو تقوّل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دلیل کو اپنے پر چسپاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ جس کو اپنے نبی کریمؐ کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس کی مدت دی گئی۔ اور تئیس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔ اس کے ثبوت کے لئے اول میں براہین احمدیہ کے وہ مکالمات الٰہیہ لکھتا ہوں۔ جو اکیس برس سے براہین احمدیہ میں چھپ کر شائع ہوئے۔ اور سات آٹھ برس پہلے زبانی طور پر شائع ہوتے رہے۔ جن کی گواہی خود براہین احمدیہ سے ثابت ہے اور پھر اس کے بعد چند وہ مکالمات الٰہیہ لکھونگا۔ جو براہین احمدیہ کے بعد وقتاً فوقتاً دوسری کتابوں کے ذریعے شائع ہوتے رہے۔ سو براہین احمدیہ میں یہ کلمات الٰہیہ درج ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوئے۔ اور میں صرف نمونہ کے طور پر اختصار کر کے لکھتا ہوں۔ مفصل دیکھنے کے لئے براہین احمدیہ موجود ہے" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۳)

مخالفین کے منصوبے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کو پیش کرنے کے بعد یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ مسلمان اور دیگر اقوام کے لوگ جب اس دلیل کے سامنے عاجز آ گئے۔ تو ہٹ دھرمی اور ضد سے کام لیتے ہوئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے جا مخالفت شروع کر دی۔ اور آپ کے قتل کے فتوے دیئے گئے۔ اور جاہل لوگوں کو مشتعل کیا گیا۔ تا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیں۔ اور یہ دلیل ان پر صادق نہ آ سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"درحقیقت لوگوں نے اس خیال سے کہ کسی طرح لو تقوّل کے نیچے مجھے لے آئیں منصوبہ بازی میں کچھ کمی نہیں کی۔ بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے۔ بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمات بنانے کے لئے میرے پر گواہیاں دیں۔ بعض مولوی میری موت کی جھوٹی پیشگوئیاں کرتے رہے بعض مسجدوں میں میرے مرنے کے لئے ناک رگڑتے رہے" (صث)

پھر فرماتے ہیں:۔ "میری نسبت جو کچھ ہمدردی قوم نے کی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور غیر قوموں کا بغض ایک طبعی امر ہے۔ ان لوگوں نے کون سا پہلو میرے تباہ کرنے کا اٹھا رکھا۔ کونسا ایذا کا منصوبہ ہے۔ جو انتہا تک نہیں پہنچایا۔ کیا بد دعاؤں میں کچھ کسر رہی۔ یا قتل کے فتوے نامکمل رہے۔ یا ایذاء اور توہین کے منصوبے کماحقہٗ ظہور میں نہ آئے۔ پھر وہ کونسا ہاتھ ہے۔ جو مجھے بچاتا ہے" (ص۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک اور دلیل

ان اقتباسات سے مخالفین کے منصوبے قتل و ایذا رسانی سے ظاہر ہے۔ کہ باوجود اس قدر مخالفت اور دشمنی کے وہ آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔ اس سے بڑھکر ایک حق پسند کے لئے معجزہ اور نشان کیا ہو سکتا ہے۔ مخالفین ہر طرح نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر قسم کے ساز و سامان رکھتے ہیں۔ تعداد میں بے شمار ہیں۔ مگر ایک تن تنہا انسان کے مقابلہ میں ان کے سب منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک اور نشان کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی مخالفین کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ یعنی یہ کہ باوجود مخالفین و معاندین کی کوششوں کے غلبہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی اور مخالفین کی شرارتوں میں ناکامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بین نشان ہے۔ کون ہے جو اس قسم کا نشان صادق نہ ہونے کی صورت میں رکھتا ہو۔ لیکن افسوس! مسلمان کہلانے والوں پر۔ جو کہ حق و صداقت کا دیدہ دانستہ انکار کر کے یہود کے مشابہ بن گئے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹ فارم

کچھ عرصہ سے نظارت تعلیم و تربیت کی فارم ہائے رپورٹ ختم ہو چکی تھیں۔ جس کی وجہ سے مقامی عہدہ داروں کو رپورٹ بھجوانے میں مشکل پیش آتی تھی۔ اب احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نظرِ ثانی کے بعد نئی فارمیں چھپ کر تیار ہو چکی ہیں۔ مقامی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ حسب ضرورت نظارت ہذا سے فارمیں منگالیں۔ اور آئندہ ان فارموں پر رپورٹ بھجوایا کریں۔ یہ فارمیں ماہواری رپورٹ کے لئے ہیں۔ اسی طرح مقامی جماعتوں کے لئے تربیت کا لائحہ عمل بھی طبع کرایا گیا ہے۔ وہ بھی ہر جماعت کے پاس ہونا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ۔ قادیان)

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر احمد الدین صاحب احمدی جو پہلے بھوانہ بازار لائل پور میں تھے۔ اب وہاں سے کسی اور شہر میں چلے گئے ہیں۔ ان کا ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو بیت المال میں اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

البانیہ میں ایک احمدی مجاہد

مختلف مسائل دینیہ پر علماء سے دلچسپ گفتگو

استنبول سے روانہ ہو کر ٹیرانہ جو کہ البانیہ کا دارالسلطنت ہے۔ بدھ کے دن وارد ہوا یہاں بھی حنفی المذہب لوگ ہیں۔ چونکہ ۲۰ سال قبل یہاں پر ترک حکمران تھے۔ اس واسطے اکثر لوگ ترکی جانتے ہیں۔ لیکن مذہب کے لحاظ سے ترکی سے کئی درجے اچھے ہیں۔ عورتیں سختی سے پردہ کی پابند ہیں۔ مغربیت کا یہاں پر اتنا اثر نہیں۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ اور مالدار طبقہ یورپین رنگ میں رنگین ہو رہا اور آہستہ آہستہ ادھر جا رہا ہے۔ رومن کیتھولک ارتھوڈکس اور دیگر عیسائیوں کے فرقے بھی ہیں۔ جو کہ بڑے مالدار ہیں۔ اور یہاں کے غریب پہاڑی لوگوں کو مال کے لالچ سے عیسائی بناتے ہیں۔ امریکن مشن بھی ہے۔ جس نے بہت سے مسلمانوں کو عیسائی بنا لیا ہے۔ حتیٰ کہ اب تو پادری بھی یہاں کے ہی لوگ ہیں۔ مسلمانوں کی بھی ایک کمیٹی ہے جو کہ حکومت سے روپیہ لیتی ہے۔ اور مسجدوں کے اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہ میں صرف کرتی ہے ایک عربی مدرسہ بھی ہے۔ جہاں عموماً غرباء کے لڑکے یا یتیم لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مدرسہ میں سات جماعتیں ہیں۔ لڑکے اکثر فقہ صرف و نحو۔ معانی اور کچھ ادب پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ حدیث کی کوئی کتاب نہیں پڑھائی جاتی۔ قرآن کریم سے نہایت معمولی واقفیت رکھتے ہیں۔ پڑھنے کے بعد باہر گاؤں میں لوگوں کو اسلامی تعلیم سے واقف کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ کچھ تھوڑی سی تنخواہ بھی وظیفے کے طور پر دی جاتی ہے۔

یہاں کئی لوگوں سے مختلف مسئلوں پر گفتگو ہوئی۔ جو کہ سوال و جواب کے رنگ میں عرض کرتا ہوں:

ٹیرانہ میں دو ڈھائی گھنٹے مذہبی گفتگو

البان۔ مرحبا۔ آپ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

احمدی۔ میں قادیان کے ساتھ تعلق رکھتا ہوں

البان۔ وہ تو غلام احمد صاحب کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو نبی لکھا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مجدد بتاتے اور یہی ان کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے

احمدی۔ قرآن شریف اور حدیث شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپکو نبی لکھا ہے

البان۔ قرآن شریف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتا ہے۔ جس کے بعد کوئی نبی نہیں:

احمدی۔ خاتم کے کیا معنے ہیں۔

البان۔ خاتم کے معنے مُہر کے ہیں۔

احمدی۔ مہر تصدیق کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آپ کے پاس کیا دلیل ہے بغیر قرآن شریف اور حدیث شریف کے کہ ابراہیمؑ لوطؑ۔ موسےٰؑ عیسےٰؑ نبی تھے۔ ہم صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم تسلیم کرتے ہوئے مذکورہ بالا انبیاء کے نبی ہونے کے قائل ہیں۔ ورنہ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے۔ تو ہم کسی طرح بھی ان کو نبی تسلیم نہ کرتے۔ انہوں نے تصدیق کی۔ تو ہم نے مان لیا۔

البان۔ خط کے آخر میں مُہر لگائی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد کچھ نہیں لکھا جاتا۔ گویا وہ ختم ہو گیا:

احمدی۔ اگر آپ خط لکھیں۔ اور مُہر نہ لگائیں۔ بلکہ ویسے ہی بھیج دیں۔ تو خط پڑھنے والا خط تو پڑھے گا۔ اور ختم کر دے گا۔ لیکن جب آخر میں لکھنے والے کا نام نہ ہوگا۔ تو بجائے اس کے کہ خط کے مضمون پر غور کرے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دے گا۔ کہ نہ معلوم کون لکھنے والا ہے۔ لیکن اگر آپ کی مہر ہوگی تو اس کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون ارسال کرنے والا ہے۔

(اس پر چند لوگ جو وہاں موجود تھے۔ اور کسی قدر عربی سمجھتے تھے۔ انہوں نے میری تصدیق کی۔ اور اپنے عالم سے کہا کہ یہ درست ہے۔)

اس پر اس نے البانی زبان میں اپنے ساتھیوں سے کچھ کہا۔ اور یہ آیات پڑھیں نختم علی افواھھم ختم اللہ علی قلوبھم۔ اس سے میں نے معلوم کیا۔ کہ ختم کے معنے بتاتا ہے۔ میں نے کہا آپ ان آیات میں ختم کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اس سے ذرا آگے پڑھیئے کہ زبان ہاتھوں اور پاؤں سے کہے گی۔ (لم شھدتم علینا) تو وہ آگے سے کہیں گے۔ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ۔ گویا زبان کلام تو کرے گی۔ لیکن اپنے موافق کلام نہیں کرے گی۔ اور ختم اللہ علی قلوبھم میں اوّل تو سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب دل پر مہر لگ جائے۔ تو آنکھوں اور کانوں پر پردے کی کوئی ضرورت نہیں صرف دل پر ہی کافی ہوتی ہے۔ لیکن یہاں پر آنکھوں اور کانوں کو بھی لے لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہاں پر کچھ اور معنے ہیں دوسرے دنیا جانتی ہے۔ کہ اس وقت کے کافر کھاتے بھی پیتے تھے۔ اور ہر قسم کا گانا بجانا سنتے اور ہر قسم کی خوبصورت اشیاء کو دیکھتے تھے۔ اس کے علاوہ دل سے دنیاوی امور میں کام لیتے تھے اگر نہیں تھی تو خدا کی طرف سے پکارنے والے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اور خدا کے رسول کو دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتے اور نہ پاک صاف دل سے اس کی باتیں سمجھتے تھے۔ میری یہ تفسیر سن کر عالم مذکور بذات خود خوش نظر آتا تھا۔ وہ کہنے لگا۔

البان۔ اگرچہ یہ نہایت عمدہ تفسیر ہے۔ لیکن ایک ہی معنے تو نہیں ہوا کرتے اور بھی ہو سکتے ہیں۔

احمدی۔ میں مانتا ہوں کئی معنے ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں یہی معنے ہیں۔

البان نے اپنے رفقا سے البانی زبان میں بات کرتے ہوئے یہ حدیث پڑھی کنت نبیاً وآدم بین الطین والماء۔ اس کے متعلق میں نے کہا۔ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا ازل سے مقدر تھا۔ پھر میں نے کہا اچھا اگر خاتم النبیین کے یہی معنے اور استدلال ہے کہ اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو میں ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ اس کے آپ کیا معنے کریں گے حدیث یہ ہے۔ کنت مکتوب خاتم النبیین عند اللہ وان آدم منجدل بین الطین والماء یعنے میں خدا کے پاس اس وقت خاتم النبیین مکتوب تھا۔ جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی میں لت پت تھا۔ جب آپ پہلے ہی خاتم تھے تو اور نبی کیونکر آتے رہے۔

البان۔ اس حدیث کا تو ہمیں علم نہیں ہاں کنت نبیاً وآدم بین الطین والماء والی کا علم ہے۔

احمدی۔ یہ میں نے پیش کی ہے۔ اس کا حوالہ میں بتاؤں گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب الفتن)

البان اپنے رفقاء سے ابوبکرؓ خیر ھذہ الامۃ۔ انا مدینۃ العلم وعلیؓ بابھا۔

احمدی۔ نہ معلوم اس نے کیا استدلال کیا ہوگا۔ مگر میں یہی سمجھا۔ کہ اگر نبی ہونا ہوتا تو ابوبکرؓ یا علیؓ ہوتے۔ اس کے مطابق میں نے جواب دیا کہ پہلی حدیث مکمل یوں ہے۔ ابوبکرؓ خیر ھذہ الامۃ الا ان یکون نبیاً۔ اگر کوئی نبی ہوا تو وہ بڑا ہوگا۔ اور دوسری حدیث کے آپ معنے نہیں سمجھے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک چیز کا دروازہ اسکی حیثیت کے مطابق ہوگا مثلاً اگر معمولی کمرہ ہے تو چھوٹا دروازہ ہوگا۔ اگر بڑا ہال ہے تو بڑا دروازہ ہوگا۔ اور اگر گھر ہے تو اور زیادہ بڑا دروازہ ہوگا۔ لیکن اگر ایک بڑا شہر ہوگا۔ تو بہت ہی بڑا دروازہ ہوگا۔ اسی طرح ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

کہ میں علم کا شہر ہوں (علیؓ) جابھا) جس کا دروازہ بہت بلند ہے کیونکہ کثرت سے علم آیا ہے۔ (علیؓ) کے معنے بلند کے ہیں۔ جیسے ان اللہ علی عظیم۔ (اس سے کیا ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا مانیں۔ اس پر تمام مجلس ہنس پڑی۔ اور میرے معنوں پر تمام نے بدیہہ تسلیم کئے۔ استعمال کئے ایسی طرح اور بہت سی آیات اور حدیثیں پیش کیں۔ جن کا میں نے جواب دیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے لوگوں سے مختلف اوقات میں گفتگو ہوتی رہی۔ جنہوں نے مختلف مسائل کے متعلق استفسار کیا۔ اس میں سے چند باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

البان:۔ حضرت مسیح بغیر باپ کے تھے یا ان کا باپ تھا؟

احمدی:۔ قرآن شریف تو یہی کہتا ہے کہ وہ انسانی نطفے سے نہیں پیدا ہوئے تھے۔

البان:۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے عقل نہیں مانتی کہ ایسا ہو۔

احمدی:۔ آپ کی عقل تو اس سے زیادہ بھی تسلیم کرتی ہے مثلاً حضرت آدم بغیر باپ اور ماں کے تھے۔ اور شق القمر کا معجزہ زبان زد خلائق ہے۔ لوگ مانتے ہیں میرا خیال ہے آپ بھی مانتے ہونگے کیونکہ وہ تو اس وقت کے مشرک بھی مان گئے تھے اگرچہ اس کو سحر کا اثر بتاتے تھے۔ لیکن تسلیم ضرور کرتے تھے۔

البان:۔ میں مانتا ہوں۔ لیکن یہ تو خدا تعالیٰ نے قانون بنا دیا۔ کہ ایسا ہوگا۔

احمدی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے تمام قوانین کا احاطہ نہیں کیا۔ شاید یہ بھی قانون مقرر کیا ہو۔ آپ سے تو بنی اسرائیل کی عورت ہی زیادہ ایمان والی تھی۔ جب اس کو بغیر "مس" کے بچہ پیدا ہونے کا علم ہوا۔ تو حیرانی کا اظہار کیا انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا۔ کہ بچہ پیدا ہونے کے دو ہی طریق ہیں ایک شرعی طریق پر نکاح ہو جاتے۔ دوسرے نعوذ باللہ برے فعل کی مرتکب ہو جاؤں۔ یہ دونو یہاں مفقود ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے کہا کذالک بات تو یہی ہے جو تو نے کہی۔ لیکن قال ربک ھو علیّ ھین میرے لئے ایسا کرنا (یعنی بغیر مس کے بچہ دینا) آسان ہے لنجعلہ آیۃ للناس و رحمۃ منا تاکہ ہم اس کو بطور نشان کے بتائیں اور یہ ہماری طرف سے بطور رحمت کے ہے۔ وکان امراً مقضیاً یہ معاملہ فیصلہ شدہ ہے۔ بغیر مس کے بچہ ہوگا فیصلہ شدہ بات ہے۔ جب اس نے یہ بات سنی تو خاموش ہوگئی اور سمجھ گئی۔ لیکن آج کل کے مسلمان باوجودیکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ پھر بھی اپنی عقل پر نازاں ہیں کہ کس طرح ہو سکتا ہے یہی سوال ایک عالم نے بھی کیا تو اس کو میں نے سمجھایا وہ کہنے لگا قرآن شریف سے بات تو صاف ہو جاتی ہے لیکن عقل نہیں مانتی۔ میں نے کہا قرآن مجید میں تو اس سے زیادہ حیرانی والی بات بھی ہے لیکن آپ کی عقل تسلیم کرتی ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں بعض عورتیں عاقر اور عقیم تھیں۔ جس کے معنے لغت عرب اور احادیث سے یہی معلوم ہوتے ہیں۔ کہ جس سے بالکل قطعی طور پر بچہ پیدا ہونے کی امید نہ ہو قرآن مجید بھی فرماتا ہے۔ یجعل من یشاء عقیما۔ لیکن اس سے بھی خدا نے اولاد دے دی۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کے متعلق ہے۔ فاقبلت فی صرۃ فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم۔ اس پر ذرا کچھ نرم ہوا۔ اور خاموشی اختیار کی۔

البان:۔ جن کوئی مخلوق ہے جو کہ ہماری طرح اسلام اور قرآن شریف کو مانتی ہے (اس پر بہت سے عقائد جو کہ عامی لوگ رکھتے ہیں اور جو یہاں کے علماء نے بتلائے ہیں بیان کئے)

احمدی:۔ جن ہیں تو سہی لیکن ان کی تعیین میں اختلاف ہے جو کہ قرآن شریف اور نبی پاک کو مانتے ہیں۔ ان سے تو انسان ہی مراد ہیں۔ جو کہ بڑے درجہ کے یہودی ہوں یا پہاڑی لوگ۔

البان:۔ خدا فرماتا ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا اس سے معلوم ہوا۔ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔

احمدی:۔ آپ کے نزدیک قرآن میں کتنی آیات منسوخ ہیں۔

البان:۔ بہت ہیں لیکن مجھے یاد نہیں

احمدی:۔ قرآن شریف میں اختلاف ہے یا نہیں؟

البان:۔ حاشا وکلا ہرگز ہرگز نہیں

احمدی:۔ جو آیات منسوخ ہیں وہ ناسخ آیات کے موافق ہیں یا مخالف۔

البان:۔ مخالف ہیں۔

احمدی:۔ اس سے معلوم ہوا قرآن شریف میں بہت جگہ اختلاف ہے کیونکہ بہت سی آیات منسوخ ہیں دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے یہ قرآن ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔ مگر آپ کے قول کے بموجب بہت جگہ اختلاف ہے۔

البان:۔ پانچ منٹ خاموش رہنے کے بعد نہیں نہیں قرآن شریف میں کوئی اختلاف نہیں۔

احمدی:۔ میں تو یہی عقیدہ رکھتا ہوں کہ کوئی اختلاف نہیں۔ مگر اس سوال کا کیا جواب ہوگا۔ میں نے کہا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سوال کا جواب مصر۔ عرب۔ اور دیگر علماء ہرگز نہیں دے سکتے۔ سوائے مہدی اور مہدی کی جماعت کے۔ جاؤ یہاں کے تمام علماء سے پوچھو اگر کوئی جواب دے دے۔ تو میں اس کو عالم تسلیم کر لوں گا۔

البان:۔ میں نے زیادہ تفسیر کا مطالعہ نہیں کیا۔ معمولی عربی علم سے واقفیت ہے۔ (قبل ازیں دعویٰ تھا۔ کہ میں نے حدیث و قرآن اور ادب کا خوب مطالعہ کیا ہے۔

اسی طرح اور بہت سے سوال و جواب ہوتے رہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر محمد الدین مولوی فاضل)

طلباء کیلئے رعایتی کرایہ کا اعلان

انشاء اللہ العزیز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اپنی موسمی تعطیلات ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ختم کر کے ۱۹ تاریخ کو باقاعدہ کھل جائے گا۔ جس طرح روانگی کے وقت ریلوے کنسیشن کا انتظام ہو کر طلباء کو نصف کرایہ کی رعایت دی جاتی ہے۔ اسی طرح واپسی کے لئے کنسیشن کا انتظام ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایک اسٹیشن سے روانہ ہونے والے طلباء چار سے کم نہ ہوں زائد جتنے بھی ہوں۔ شامل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جو کم از کم چار طلباء کی پارٹی ایک جگہ سے روانہ ہونی چاہے۔ وہ اپنے نام۔ جماعت عمر۔ سٹیشن روانگی تحریر کر کے یکم ستمبر ۱۹۳۶ء تک بھیج دیں۔ تا ان کے لئے کنسیشن کا انتظام کیا جائے۔ نیز ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا جاوے۔ کہ کنسیشن فارم کس پتہ پر بھجوائی جائے۔ تا روانگی سے قبل فارم ان کو وصول ہو کر ۱۸ ستمبر بروز جمعہ طلباء قادیان پہنچ جائیں۔

انچارج ہائی سکول قادیان

ضرورت ملازمین

ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو بطور پیروکار عدالتوں میں کام کر سکے ہوشیار قانون مال و دیوانی سے بخوبی واقف ہو۔ عرضی نویس۔ اپیل نویس یا کسی وکیل کے پاس ایجنٹ رہ چکا ہو۔ محنتی اور دیانت دار ہو۔ تین بیلداروں کی ضرورت ہے۔ جو محنتی اور دیانت دار ہوں۔ ایک گوالہ کی ضرورت ہے۔ جو ہوشیار اور محنت سے کام کرنے والا ہو۔ اس عملہ کی تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت درخواستیں آنے کے بعد کیا جائیگا۔ تمام درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق کے بعد نظارت ہذا میں آنی چاہئیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

چندہ تحریک جدید میں مخلصین کے تیسرے سال کے وعدوں کی فہرست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ۷ راگست کے خطبہ جمعہ میں مخلصین کو توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ موجودہ حالات کے ماتحت تحریک جدید کو روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور جن مخلصین نے دوسرے سال کے وعدے سو فیصدی پورے نہیں کئے۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اس سال کا چندہ تحریک جدید گزشتہ سال کی طرح سرعت سے نہیں آ رہا۔ حالانکہ پہلے سال کے وعدوں کی نسبت کے اضافہ سے وصولی بھی پہلے سال سے زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ مگر وصولی میں اس وقت تک گیارہ ہزار کی کمی ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالے کے اس خطبہ جمعہ کو پڑھ یا سنکر مخلصین اپنے وعدوں کو اول تو اسی ماہ میں سو فیصدی پورا کرینگے ورنہ اگلے ماہ میں ضرور پورا کر دینگے۔ وعدہ کرنے والے مخلصین کو حضور ایدہ اللہ تعالی کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے۔

"تحریک جدید تو ایک قطرہ ہے اس سمندر کا جو قربانیوں کا تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ جو شخص قطرہ سے ڈرتا ہے وہ سمندر میں کب کودیگا۔ پانی کے قطرہ سے تو وہی ڈرتا ہے۔ جسے ہلکے کتے یعنی شیطان نے کاٹ لیا ہو۔ ورنہ کبھی تندرست بھی قطرے سے ڈرا کرتا ہے۔ تندرست اگر ڈر سکتا ہے۔ تو سمندر سے۔ کیونکہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ نہ معلوم میں اس میں تیر سکوں۔ یا نہ تیر سکوں۔ اور نہ معلوم اسے عبور کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ مگر کوئی سمجھدار اور باشعور انسان پانی کے قطرے سے نہیں ڈرتا۔ پس جو شخص قطرے سے ڈرے۔ اس کے متعلق سمجھ لو۔ کہ ہلکے کتے یعنی شیطان نے کاٹا ہے۔ کیونکہ تحریک جدید ایک قطرہ ہے۔ قربانیوں کے سمندر کے مقابلہ میں اب جو شخص اس قطرہ سے خائف ہے یقیناً اسے ہلکے کتے نے کاٹا ہے۔ یعنی یقیناً اس پر شیطان نے غلبہ کیا ہوا ہے اور اس کا ایمان ضائع ہو چکا ہے۔ پس اس قطرہ کا نگل لینا کون مشکل کام ہے ابھی تو اس سمندر میں تمہیں تیرنا ہے۔ جس سمندر میں تیرنے کے بعد دنیا کی اصلاح کا موقعہ تمہیں میسر آئے گا"

پس ان مخلصوں کو جن کے دوسرے سال کے وعدے سو فیصدی پورے نہیں ہوئے اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورے کرنے چاہئیں۔

۷ راگست ۳۶ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالے نے تیسرے سال کی مالی قربانی کیلئے بھی اشارہ فرمایا ہے۔ اگرچہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے مطالبہ کا وقت نہیں آیا مگر وہ مخلصین جو پہلے اور دوسرے سال کے وعدوں کو سو فیصدی نہیں۔ بلکہ اضافہ کر کے پورا کر چکے ہیں۔ تیسرے سال کے وعدے بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو یاد ہے۔ کہ پہلے اور دوسرے سال کی مالی قربانی کے وقت ہی حضور نے فرما دیا تھا کہ اسلام اور احمدیت پر حملہ آور دشمن کے مقابلہ کے لئے تین سال کی مدت ایک ابتدائی مشق ہے۔ اور اس کے بعد اس سے اعلے قربانیوں کا مطالبہ ہوگا پس جبکہ تیسرے سال کے لئے مطالبہ ہونا ہے۔ پہلے اور دوسرے سال کی مالی قربانی سے زیادہ کا مطالبہ ہونا ہے۔ تو اس ارادہ اور ہمت سے مخلصین اپنے تیسرے سال کے وعدے حضور کے پیش کر رہے ہیں۔ کہ انہیں اس نیت کا ثواب ابھی سے ملتا رہے۔ اس سے قبل دو فہرستیں تیسرے سال کی دی جا چکی ہیں۔ تیسری فہرست ذیل میں مخلصین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دی جاتی ہے۔

۱۔ سیدہ ام طاہر احمد سلمہا الرحمن حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان جو ہر وقت احمدی بہنوں کی بہبودی کی فکر میں لگی رہتی ہیں۔ اور ہر ایک تحریک میں خواہ مالی قربانی کی ہو۔ یا تبلیغی کی۔ سب سے پہلے خود سابق بالخیرات ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ انہوں نے پہلے سال کی مالی تحریک میں ۲۰۰ اور دوسرے سال کی تحریک میں ۲۰۵/- کی رقم سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور پیش کی تھی۔ اب تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے ۲۱۵/- کا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالے کے حضور پیش فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالے ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور مزید قربانیوں کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ نیز عزیز مسعود احمد صاحب و داؤد احمد صاحب کی طرف سے گزشتہ سال پانچ پانچ روپیہ اور تیسرے سال کے لئے چھ چھ روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس طرح ۲۲۷/- کی رقم آپ ادا فرمائیں گی۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کا یہ اسوۂ حسنہ پیش کرتے ہوئے دیگر لجنہ اماء اللہ کی کارکنان اور تمام بہنوں اور ان مرد عہدہ داروں و افراد جماعت سے جن کے وعدے سو فیصدی پورے نہیں ہوئے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے نہ صرف دوسرے سال کے وعدوں کو ہی اس ماہ کے اندر اندر سو فیصدی پورا کر دیں۔ بلکہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے بھی ابھی ماحول پیدا کرتے جائیں۔

۲۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ تحریک جدید کے دوسرے سال کا چندہ خدا کے فضل و کرم سے میں ادا کر چکا ہوں۔ اس لئے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں انشاء اللہ اکاسٹھ (۶۱) روپیہ تحریک جدید میں خدمت اسلام کے لئے دونگا۔ اگر خدا تعالے نے اور توفیق دی۔ تو اس رقم میں آئندہ اور زیادتی کر دونگا۔ میرے لئے حضور دعا کریں۔ کہ خدا تعالے زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق دے۔ آمین

۳۔ مولوی احمد خانصاحب نسیم رنگون سے لکھتے ہیں۔ تحریک جدید کے پہلے سال خاکسار نے ۱۵ روپیہ کا اور دوسرے سال ۵۰/- کا وعدہ کیا تھا۔ جو خدا تعالے کے فضل سے پورا کر دیا گیا۔ اب تیسرے سال کے واسطے ۵۵/- کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے درخواست ہے کہ حضور اس حقیر رقم کو قبولیت کا شرف بخشیں۔ اور اللہ تعالے اس رقم کو بھی گزشتہ سالوں کی طرح یکمشت اور فوری پیش کرنے کی توفیق دے۔

(۴) محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی کارکن تحریک جدید لکھتے ہیں۔ آج "الفضل" سے معلوم ہوا۔ کہ جن احباب نے گزشتہ سال کا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ انکے تیسرے سال کے وعدے بھی حضور منظور فرما رہے ہیں۔ خادم نے دس روپیہ کا وعدہ دوسرے سال کا پورا کر دیا ہے۔ اس لئے تیسرے سال کے لئے فی الحال بارہ روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہے اگر اللہ تعالے نے توفیق دی۔ تو اس میں زیادتی بھی کر دی جائے گی۔

(۵) ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کوٹ سارنگ لکھتے ہیں۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ میں نے پہلے سال تیس دوسرے سال ۳۵/- روپے پیش کئے تھے۔ تیسرے سال کے لئے ۳۶/- کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالے جون کی تنخواہ آنے پر یہ رقم پیش کر دونگا۔ (یہ رقم تیسرے سال کی داخل ہو چکی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء)

(۶) منشی محمد حسین صاحب ملتان لکھتے ہیں۔ خاکسار کو پہلے سال پندرہ دوسرے سال بیس (۲۰) روپے پیش حضور کرنے کی توفیق ملی۔ اب تیسرے سال کیلئے پچیس (۲۵) کا وعدہ پیش ہے۔ حضور قبول فرمائیں۔ اللہ تعالی نہ صرف یہ رقم بلکہ اس سے بھی زیادہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۷) منشی عنایت علی صاحب لدھیانہ لکھتے ہیں۔ میں نے چندہ تحریک جدید میں پہلے سال بیس اور دوسرے سال ۳۶ روپیہ دسمبر میں یکمشت اور فوری پیش کئے تھے۔ اور تیسرے سال کیلئے ۴۲ روپیہ انشاء اللہ تعالی حسب معمول دسمبر میں یکمشت پیش حضور کر دونگا یہ وعدہ قبل از وقت اس لئے پیش کر رہا ہوں۔ کہ نیت کا ثواب ملتا رہے۔

(۸) عبد الحق صاحب پریذیڈنٹ جماعت چک ۴۳۳ گ ب لکھتے ہیں۔ میں نے پہلے اور دوسرے سال پانچ پانچ روپیہ کا وعدہ کر کے ادا کر دیا ہے تیسرے سال کے لئے چھ روپیہ کا وعدہ پیش ہے

(۹) ماسٹر عطا محمد صاحب مدرس ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں پہلے سال پندرہ روپیہ۔ دوسرے سال بیس کا وعدہ پیش کیا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کی توفیق سے پورا ہو گیا۔ اور تیسرے سال کے لئے پچیس کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔ اور میری والدہ جنہوں نے پہلے سال پانچ روپے اور دوسرے سال چھ روپے پیش کئے تھے۔ اور تیسرے سال کے لئے ان کا وعدہ سات روپیہ کا ہے۔

(۱۰) شاہزادہ محمد عثمان صاحب کوٹری سندھ لکھتے ہیں۔ آج عاجز کو الفضل میں تیسرے سال کے وعدوں کے متعلق پڑھ کر سخت شرم ساری ہوئی۔ حضور عاجز نے پہلے سال بیس کا وعدہ کیا تھا۔ اور دوسرے سال پچیس کا اپنا اور پانچ روپیہ اپنی بیوی کی طرف سے وعدہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورا ہو گیا۔ تیسرے سال کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیس کا اپنا وعدہ اور چھ روپیہ کا اپنی بیوی کا پیش کرتا ہوں۔

(۱۱) محمد اکرم خان صاحب محمود آباد فارم سندھ لکھتے ہیں۔ کئی دنوں سے تحریک جدید کے تیسرے سال کے لئے میرے دل میں تحریک ہو رہی ہے۔ میں نے پہلے سال پچاس روپیہ اور دوسرے سال کے لئے ساٹھ روپیہ کا وعدہ پیش کیا تھا۔ جو کہ مدت گزری ہے کہ ادا کر دیا گیا۔ تیسرے سال کے لئے چونکہ پہلے دو سالوں سے زیادہ ضرورت ہوگی۔ کیونکہ تحریک جدید کا کام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے روز بروز زیادہ ترقی پذیر ہو رہا ہے۔ اس لئے تیسرے سال کے لئے ایک سو روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔ حضور قبول فرمائیں۔ اس رقم کے پیش حضور کرنے کو دل میں زبردست خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ ابھی پیش کی جا سکے۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کے وعدوں کو منظور کرتے ہوئے دعا فرماتے ہیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی جدوجہد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل کے لئے ۱۲ اگست کو کارکنانِ انجمن احمدیہ راولپنڈی کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بقایا جات کی جلد وصولی اور بعض اہم مقامی ضروریات کے متعلق غور و خوض کیا گیا۔ بعد ازاں ۱۶ اگست کو انہی امور کے متعلق جماعت کے عام اجلاس میں احباب کی تجاویز اور آراء طلب کی گئیں۔ اس کے بعد حسب ذیل فیصلے ہوئے۔

امور پیش کردہ	فیصلہ جات برائے تعمیل
۱۔ وصایا۔ ۲۔ چندہ عام ۳۔ تحریک جدید ۴۔ الفضل ایجنسی } کے بقایا جات کی جلد از جلد وصولی۔	چار چیدہ افراد جماعت پر مشتمل ایک وفد تجویز ہوا۔ جس نے وصولی کا موثر پروگرام مرتب کر لیا ہے۔
۵۔ تحریک چندہ جلسہ سالانہ و چندہ برائے توسیع مسجد مبارک و مہمانخانہ	احباب سے آمدنی کے مطابق ۳۳ فیصدی یا قدرے کم و بیش حسب حالات وعدے لئے گئے جو دوست جلسہ میں حاضر نہ تھے ان کے وعدے لئے جا رہے ہیں
۶۔ پچیس لاکھ ریزرو فنڈ۔	کافی بحث کے بعد قرار پایا کہ فنڈ مذکور کے لئے ۲ فی کس کی شرح سے ماہوار چندوں کے ساتھ فراہم کئے جائیں۔ اور شرط یہ رکھی گئی کہ یہ رقم ہر ایک دوست اپنے مقررہ ذریعہ معاش کے علاوہ غیر معمولی مشقت یا کمائی سے پیدا کرے یا غیر احمدی احباب سے ریزرو فنڈ کی غرض و غایت واضح کر کے وصول کرے۔ نہ کہ اپنی گرہ سے دے

۷۔ مقامی لائبریری کا قیام۔ قرار پایا کہ تبلیغی اغراض کی تکمیل کے لئے موجودہ لائبریری کو وسیع کیا جائے۔ اور ہر ایک دوست سے اس غرض کے لئے کم از کم ۲ ماہوار چندہ وصول کیا جائے۔ بعض احباب نے بطور عطیہ کتب اور اخبارات دینے کا بھی وعدہ کیا۔

۸۔ شہر کی مختلف لائبریریوں میں اخبار الفضل پہنچانا } قرار پایا کہ جو احباب الفضل کے خریدار ہیں وہ جلد از جلد پڑھ کر اپنا پرچہ معین کردہ لائبریری میں پہنچا دیا کریں تاکہ غیر احمدی اور غیر اسلامی دنیا کو حضرت امیر المومنین کے خطبات اور سلسلہ احمدیہ کے حالات سے بہرہ اندوز کیا جا سکے۔

۹۔ تربیت جماعت:۔ جماعت کی تربیت کے لئے بعد نماز مغرب روزمرہ "قرآن کریم" اور "تذکرہ" کے درس کے علاوہ سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مقامی انصار اللہ کے ہفتہ وار جلسوں میں اخلاق حسنہ کے حصول اور مسائل ضروریہ کی طرف احباب کی توجہ منعطف کرائیں۔

۱۰۔ تبلیغ:۔ تبلیغی اغراض کو منظم اور احسن طور پر سرانجام دینے کے لئے ابتدائے جولائی ۱۹۳۶ء میں انجمن انصار اللہ کی از سرنو بنیاد رکھی گئی۔ جس کے اس وقت چوبیس ممبر ہیں۔ ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہے کہ وہ مہینہ بھر میں کم از کم ایک دن محض تبلیغ کے لئے وقف کرے اور اپنی ماہوار کارگزاری کی رپورٹ دے۔ مزید برآں تبلیغی ٹریننگ اور جماعت کے خصوصی مسائل سے مکمل واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ہفتہ وار جلسوں کے ذریعے مختلف احباب سے تقریریں کرائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ماہ گذشتہ کے چار جلسوں میں "اجرائے نبوت" کے متعلق سیر کن بحث کی گئی۔ اور ماہ رواں میں "صداقت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقاریر ہو رہی ہیں۔ اس طرح بفضلہ انصار اللہ میں تقریر کرنے۔ اغیار میں اپنے عقائد پیش کرنے اور ہر قسم

مسٹر کے ایل گابا کی ضمانت کا معاملہ

لاہور ۲۲ اگست۔ آج مسٹر کے اے حمید بیرسٹر نے مسٹر اے ایسر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر کے ایل گابا سابق ڈائرکٹر پیپلز بنک کی طرف سے ایک درخواست اس مطلب کی دی۔ کہ مسٹر گابا بہت ہی غریب ہیں۔ ان کے پاس پیروی مقدمہ کے لئے وکیل کی فیس وغیرہ ادا کرنے کے لئے ایک پھوٹی کوڑی تک بھی نہیں ہے۔ ان کے خلاف الزامات سنگین ہیں۔ جن کی سزا عمر قید تک ہو سکتی ہے اس لئے وہ مقدمہ میں صفائی پیش نہیں کر سکتے۔ لہذا انہیں وکیل کرنے کے لئے حکومت خرچ دے۔ نیز تمام کاغذات متعلقہ مقدمہ ہائیکورٹ میں پیپلز بنک کے ڈائرکٹروں کے بیانات و دیگر ضروری دستاویزات کی کاپیاں بغیر کسی فیس کے مہیا کی جائیں۔ مسٹر کے حمید نے کہا کہ ملزم ایک اعلےٰ خاندان اور سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ نہایت غریب اور لاچار ہو گیا ہے۔ خرچ کرنے کے لئے پیسہ بھی نہیں۔ اس لئے عدالت کو اسے وکیل کا خرچ دینا چاہیئے۔ اور کاغذات متعلقہ مقدمہ وغیرہ بغیر فیس مہیا کرنے چاہئیں۔ سرکاری وکیل رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ ان کو کوئی قانونی حق نہیں ہے۔ کہ اس قسم کی مراعات حاصل کریں۔ عدالت کو اس قدر اختیارات نہیں ہیں۔ کہ وہ ہائیکورٹ کے اختیارات پر قبضہ کرے۔ فاضل مجسٹریٹ نے بحث سننے کے بعد دونوں درخواستیں نامنظور کر دیں؛

مسٹر گابا کی طرف سے چار اشخاص نذر محمد آف گوجرانوالہ میاں عبدالعزیز آف فیروز پور (موضع باگا) مسٹر نور الحق پروپرائٹر رفاہ عام پریس لاہور اور مسٹر محمد شریف آف شیخوپورہ نے ضمانتیں داخل کر دی تھیں۔ یہ تمام کاغذات فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو برائے تصدیق بھیج دیئے تھے؛

ان درخواستوں میں سے آج ایک صاحب کی ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں تصدیق ہو کر واپس آگئی ہے۔ یہ درخواست مسٹر عبدالعزیز آف موضع باگا ضلع فیروز پور کی تھی۔ انہوں نے مسٹر گابا کی ضمانت داخل کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اسکی جائداد ایک لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ کی ہے۔ مگر ضلع فیروز پور کے تصدیق کنندہ افسران پٹواری۔ نمبردار۔ ذیلدار۔ نائب تحصیلدار و تحصیلدار و ڈپٹی کمشنر نے لکھا ہے۔ کہ ضمانت دہندہ دس نمبر کا بدمعاش تھا۔ اور سزا یافتہ ہے۔ کسی گاؤں میں کوئی زمین نہیں ہے۔ اور نہ کوئی دکانیں مالیتی ۵۰ ہزار روپیہ ہیں موضع باگا میں صرف ایک کوٹھی مالیتی ۸۰۰۰ ہزار ہے۔ جو چار بھائیوں کی ملکیت ہے؛ (م)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۲ اگست۔ کانگرس نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق اپنے رویہ میں قدرے ترمیم کرلی ہے۔ اور واضح الفاظ میں قرار دیا ہے کہ کمیونل ایوارڈ سراسر ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ یہ مکمل آزادی اور جمہوریت کے اصول کے بالکل منافی ہے۔ کانگرس نے اعلان کیا ہے کہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق اس کا رویہ غیر جانبدارانہ نہیں۔ بلکہ وہ اس ایوارڈ کو از حد ناپسند کرتی ہے اور اسے ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ کانگرس کے رویہ کی اس تبدیلی پر قوم پرست حلقوں میں اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔ پنجاب نیشنلسٹ پارٹی کے پریذیڈنٹ نے مینی فیسٹو کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے۔ کہ اب کانگرس کے دونوں فریقوں میں تعاون کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

علاوہ اس ۲۱ اگست۔ کانگرس مینی فیسٹو پر اظہار خیالات کرتے ہوئے مسٹر یعقوب حسن ایم۔ ایل سی نے کہا کہ کمیونل ایوارڈ کے سوال پر کانگرس کے رویہ کی تبدیلی سے آئندہ پانچ سال میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے امکانات دور ہو جائیں گے۔ نیز کانسٹی ٹیوشن حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کا تعاون بے حد لازمی ہے۔ یہ ایک مہلک پالیسی ہو گی۔ اگر تمام طاقتوں کو یکجا کرنے کی بجائے معمولی معمولی باتوں پر اپنی طاقت ضائع کر دی جائے۔

گورداسپور ۲۲ اگست فیض الحسن آلو مہاری پر اسے۔ ڈی۔ ایم گورداسپور کی عدالت سے فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ اور حبیب الرحمن کا لڑکا خلیل الرحمن ۲ ہزار کی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔

ریگا ۲۱ اگست۔ حکومت روس نے حال ہی میں ایک حکم کی رو سے فوج میں بھرتی ہونے کی عمر ۲۱ برس سے گھٹا کر ۱۹ برس کر دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے سرحدی حصہ کے مغرب میں نئی فوجی بارکیں تعمیر کرانی شروع کر دی ہیں۔ ان بارکوں میں دس لاکھ سپاہی رکھے جا سکیں گے۔

ویرا کروز ۲۱ اگست۔ اسلحہ اور بارود وغیرہ سامان جنگ سے بھرے ہوئے پچیس ریلوے ویتا ریل گاڑی کے ڈبے، میکسیکو سٹی سے یہاں پہنچے ہیں۔ جو امریکن جہازوں میں بار کر کے سپین بھیجے جائیں گے۔ سامان جنگ حکومت سپین کے لئے ہے۔

لاہور ۲۲ اگست۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے سیکشن ۲۷ (ب) کی سب سیکشن (۲) کے ماتحت گورنر پنجاب نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کو تا اطلاع ثانی ملتوی کر دیا ہے۔

میڈرڈ ۲۱ اگست۔ تول پرال میں ایک اور زبردست جنگ ہوئی۔ جہاں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ باغیوں کو پھر بھاری شکست ہوئی۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ میڈرڈ کے نزدیک سو فو بیرا میں سرکاری فوجوں پر باغیوں نے شبخون مارا۔ مگر انہیں پسپا کر دیا گیا اور باغیوں کا زبردست اتلاف جان ہوا۔

میڈرڈ ۲۱ اگست۔ سرکاری اور باغی فوجوں کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ اور مختلف مقامات سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب حکومت کا پلڑا بھاری ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کا دعویٰ ہے کہ سرکاری فوجوں نے جو دیسی سپاہیوں پر مشتمل ہیں۔ گیرالو سے پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں باغیوں اور سرکاری فوجوں میں دست بدست لڑائی ہوئی۔ اب سرکاری فوجیں ایک اور شہر کا ئیرس پر یلغار کرنے کے لئے پیش قدمی کر رہی ہیں۔

لالہ موسیٰ ۲۲ اگست۔ زبردست بارش کے باعث چناب میں طغیانی آگئی ہے بھمبر کا بند بہہ گیا ہے۔ اور بہت سے دیہات میں سیلاب پھر رہا ہے۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے۔ پولیس پہرہ دے رہی ہے۔

لاہور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے ٹکٹ پر شہری اور دیہاتی حلقوں کی طرف سے بہت کم امیدوار کھڑا ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اور وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اکثر امیدوار یہ محسوس کرتے ہیں کہ لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہو کر وہ اپنی یقینی کامیابی کو خطرہ میں ڈال دینگے چنانچہ بہت سے امیدواروں نے تو فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے نہ ہونگے۔ اور بعض امیدوار ابھی اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مسٹر سیمول ہور نے ایک تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ انگلستان اپنی دفاعی قوت کو اس لئے مضبوط بنا رہا ہے کہ تا عالمگیر جنگ کا انسداد کر سکے۔ مزید کہا۔ اگر ہمارا پروگرام ہماری منشاء کے مطابق پورا ہو گیا۔ تو ہم اپنے اس مقصد کی تکمیل میں کامیاب ہو جائیں گے۔

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سیٹھ رام لال نے دہلی میں ایک پبلک ہال تعمیر کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے ہال کے لئے کسی مرکزی مقام پر زمین حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

یروشلم۔ وسطی فلسطین میں جیدیرا کے مقام کے قریب عربوں کے ایک مسلح گروہ اور برطانوی فوج کے دستوں میں دن بھر جنگ ہوتی رہی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر پندرہ عرب ہلاک ہوئے۔ برطانوی فوج کا کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ ایک یہودی ٹیکسی ڈرائیور پر کسی نے گولی چلا دی اور وہ ہلاک ہو گیا۔

ٹراونکور حکومت کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ ٹراونکور اسمبلی کے رائے دہندگان کا تناسب دس سے بارہ فیصدی تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس سے قبل ریاست کی تین فیصدی آبادی کو اسمبلی کے لئے ووٹ دینے کا حق حاصل تھا۔ لیکن نئے قوانین کے مطابق ہر وہ شخص جو ریاست میں اراضی کا مالک ہے اور ایک روپیہ یا اس سے زیادہ مالیہ ادا کرتا ہے ووٹ دینے کا حق دار ہے ماہی گیروں کو بھی خاص شرائط پر رائے دہی کا حق دیدیا گیا ہے۔ حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں گی۔

لاہور ۲۱ اگست سیکرٹری صاحب پنجاب کونسل نے ممبروں کو مطلع کیا ہے کہ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے کونسل کی میعاد میں اس تاریخ تک توسیع کر دی ہے جو بعد میں مشتہر کی جائے گی۔

احمد آباد (بذریعہ ڈاک) رائے بہادر بھیم بھیج ممبر کونسل نے بمبئی کی لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس کے لئے ایک ریزولیوشن مرتب کیا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ گجرات میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے مالیہ کی اقساط کی وصولی کو ملتوی کر دینا چاہیئے۔ اس ریزولیوشن میں اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے کسانوں کو بالکل معمولی سود پر قرض دیا جانا چاہیئے۔ تاکہ اس سے وہ اپنے لئے خوراک اور مویشیوں کے لئے چارہ کا انتظام کر سکیں۔

راجشاہی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شہر کا بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے ایک حصہ زیر آب ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے دو سو خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کا ایک شگاف ۱۹۲۴ء میں بھی ہو گیا تھا۔

نتھیا گلی۔ سرحدی حکومت کے دفاتر ۲ اکتوبر کو نتھیا گلی میں بند ہو کر ۸ اکتوبر کی صبح پشاور میں کھلیں گے۔

رنگون (بذریعہ ڈاک) حکومت برما نے بنگالی نظر بندوں سے اظہار ہمدردی کا عملی ثبوت اس طرح دیا ہے کہ چند نظر بندوں کو جن کی آزادی ضابطہ فوجداری برما کے ماتحت سلب کر لی گئی تھی رہا کر دیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چند اور نظر بندوں کی غیر مشروط رہائی کی تجویز بھی زیر غور ہے

برما کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا کہ اس وقت ۱۵۳ کنسٹیبل مختلف قصوروں کی بنا پر پولیس ٹریننگ سکول میں مقید ہیں۔ بعض کے خلاف رات کو گشت میں سو جانے کا الزام ہے بعض کے خلاف ڈیوٹی کے وقت شراب پینے اور افسروں کی نافرمانی کرنے کے الزامات ہیں

رنگون ۲۱ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت کے دفاتر ستمبر کے پہلے ہفتہ میں میمیو میں منتقل ہو جائینگے گورنر برما اپنے عملہ کے ساتھ ۳ ستمبر کو میمیو روانہ ہو جائیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر، غلام نبی